83117 ـ بار بار مرتد ہونے والے شخص كا حكم

سوال

سورۃ النساء ميں بيان ہوا ہے كہ تين بار سے زيادہ كفر كرنے والے شخص كا اللہ تعالى اسلام قبول نہيں كرتا، اور نہ ہى اسے ہدايت نصيب كرتا ہے، تو كيا مثلا يہ چيز تين بار نماز ترك كرنے والے شخص پر بھى فٹ ہوتى ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ سبحانہ و تعالى نے اپنى وحى ميں جو عظيم قاعدہ اور اصول بيان كيا ہے، وہ حساب و كتاب اور ثواب و سزا كا قاعدہ و اصول ہے، اور يہ كہ توبہ سابقہ سب گناہ ختم كر كے ركھ ديتى ہے، اور اسلام قبول كرنا سابقہ سارے گناہ معاف كر ديتا ہے، اور توبہ كا دروازہ ہر بندے كے ليے كھلا ہے، چاہے اس نے گناہ اور كفر كا ارتكاب كئى بار كيا ہو، كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فضل و كرم، اور اپنے بندوں پر اس كى رحمت كا تقاضہ يہى ہے كہ وہ توبہ كرنے والے كى توبہ قبول كر كے اس كے گناہ بخش دے.

اللہ تعالى كا فرمان ہے:

آپ ان لوگوں سے كہہ ديں جنہوں نے كفر كا ارتكاب كيا ہے كہ اگر وہ اپنے كفر سے باز آ جائيں تو ان كے سابقہ گناہ بخش ديے جائينگے، اور اگر وہ دوبارہ كفر كا ارتكاب كريں تو پہلے لوگوں كا طريقہ گزر چكا ہے الانفال (38).

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" كيا تجھے علم نہيں كہ اسلام اپنے سے قبل سابقہ تمام گناہوں كو ختم كر كے ركھ ديتا ہے، اور ہجرت كرنا سابقہ تمام گناہوں كو ختم كرديتى ہے، اور حج سابقہ گناہوں كو مٹا ديتا ہے "

صحيح مسلم حديث نمبر (121).

اور اسى طرح مرتد ہونے والا شخص جب اسلام قبول كركے سچى توبہ كر لے تو اس كى توبہ قبول ہونے پر دلالت كرنے والى كئى ايك آيات بھى آئى ہيں:

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اللہ تعالی اس قوم کو کیسے ہدایت دےگا جنہوں نے ایمان لانے، اور رسول کے حق اور سچا ہونے کی گواہی دینے، اور اپنے پاس واضح دلائل آجانےکے بعد کفر کا ارتکاب کیا، اور اللہ تعالی ظالموں کی قوم کو ہدایت نصیب نہیں کرتا .

ان لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر اللہ تعالی اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے

اس میں وہ ہمیشہ رہینگے، اور ان کے عذاب میں کمی نہیں کی جائیگی، اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائیگی .

اور اس کے بعد اللہ سبحانہ و تعالی نے فرمایا:

مگر وہ لوگ جنہوں نے اس کے بعد توبہ کر لی، اور اپنی اصلاح کر لی تو یقینا اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے آل عمران (86 ـ 89).

لیکن جو شخص مرتد ہو اور پھر کفر و طغیان میں زیادتی کا مرتکب ہو اور توبہ کرتے ہوئے اسلام کی طرف دوبارہ نہ پلٹے تو اس کے متعلق ہی سورۃ النساء میں وہ آیت آئی ہے - جو سائل نے بیان کیا ہے - اور سورۃ آل عمران میں بھی ان کی توبہ کی عدم قبولیت کا بیان آیا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

یقینا جن لوگوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کا ارتکاب کیا، اور پھر اور زیادہ کفر کیا تو ان کی توبہ قبول نہیں ہوگی، اور یہی لوگ گمراہ ہیں، یقینا جن لوگوں نے کفر کیا اور وہ کفر کی حالت میں ہی مر گئے تو ان زمین بھر کر بھی سونا قبول نہیں کیا جائیگا، چاہے وہ بطور فدیہ پیش کرے انہی لوگوں کے لیے المناك عذاب ہے، اور نہ ہی ان کا کوئی مددگار ہوگا آل عمران (90 ـ 91).

اور ایك مقام پر اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان کچھ اس طرح ہے:

یقینا جو ایمان لائے پھر کفر کیا، اور پھر ایمان لے آئے پھر کفر کر لیا پھر کفر میں اور بھی زیادتی کرلی اللہ تعالی نہ تو انہیں بخشےگا، اور نہ ہی انہیں راستے کی ہدایت دیگا النساء (137).

ابن کثیر رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں کہتے ہیں:

" اللہ تعالی اس شخص کے متعلق خبر دے رہے ہیں جو شخص ایمان لانے کے بعد ایمان سے پھر جائے، اور پھر ایمان لانے کے بعد ایمان سے پھر جائے اور اپنی ضلالت و گمراہی پر قائم رہے، اور اس گمراہی میں اور زیادتی کرتا ہوا اسی حالت میں مرجائے تو موت کے بعد اس کی کوئی توبہ نہیں، نہ ہی اللہ تعالی اسے بخشےگا، اور نہ ہی اس سے نکلنے کی راہ اور ہدایت کی طرف کوئی مخرج بنائےگا.

اسی لیے اللہ تعالی نے فرمایا:

نہ تو اللہ تعالی انہیں بخشےگا، اور نہ ہی انہیں صراط مستقیم کی راہ دکھائیگا .

ابن ابی حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے: اسی لیے اللہ تعالی نے فرمایا:

پھر انہوں اور بھی زیادہ کفر کیا .

ان کا کہنا ہے: انہوں موت تك اپنے اسی کفر پر اصرار کیا، اور مجاہد رحمہ اللہ کا بھی قول یہی ہے " انتہی.

دیکھیں: تفسیر ابن کثیر (1 / 753).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جن لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی ان کے متعلق کئی اقوال بیان کیے گئے ہیں:

ایك قول یہ ہے کہ: ان کے نفاق کی بنا پر توبہ قبول نہیں ہوتی.

اور ایك قول یہ ہے: اس لیے کہ انہوں نے شرك سے چھوٹے گناہوں سے توبہ تو کر لی لیکن شرك سے توبہ نہیں کی.

اور یہ بھی کہا گیا ہے: موت کے بعد ان کی توبہ قبول نہیں ہوگی.

اور اکثر مثلا حسن، قتادہ، عطاء خراسانی، اور سدی رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ: جب ان کی موت آئیگی تو ان کی توبہ قبول نہیں ہوگی، تو اس طرح یہ قول درج ذیل فرمان باری تعالی کی طرح ہوا:

اور ان لوگوں کی کوئی توبہ نہیں جنہوں نے موت تك برے اعمال کیے، اور جب موت آنے لگی تو کہنے لگا یقینا اب میں توبہ کرتا ہوں، اور نہ ہی ان لوگوں کی جو کفر کی حالت میں مرتے ہیں النساء (18).

اور اسی طرح فرمان باری تعالی ہے:

یقینا جو ایمان لائے پھر کفر کیا، اور پھر ایمان لے آئے پھر کفر کر لیا پھر کفر میں اور بھی زیادتی کرلی اللہ تعالی نہ تو انہیں بخشےگا، اور نہ ہی انہیں راستے کی ہدایت دیگا النساء (137).

مجاہد اور دوسرے مفسرین کہتے ہیں:

انہوں نے اور زیادہ کفر کیا .

یعنی موت تك کفر پر ہی قائم رہے.

میں کہتا ہوں: (یعنی ابن تیمیہ) اور یہ اس لیے کہ توبہ کرنے والا شخص تو کفر سے رجوع کر لیتا، اور باز آجاتا ہے، اور جو توبہ نہ کرے تو وہ کفر پر قائم ہے، کفر کے بعد کفر میں اور زیادتی کر رہا ہے.

تو اللہ تعالی کا فرمان: پھر انہوں نے کفر اور زیادہ کیا" یہ اسی طرح ہے کہ کوئی شخص کہے: پھر انہوں نے کفر پر اصرار کیا، اور کفر پر قائم رہے، اور کفر پر ہمیشگی کی، تو انہوں نے اسلام لانے کے بعد کفر کیا، اور پھر ان کا کفر اور زیادہ ہوگیا اس میں کمی نہ ہوئی، تو ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہو گی، اور یہ وہ توبہ ہے جو موت کے وقت ہو؛ کیونکہ جس نے موت آنے سے قبل توبہ کر لی تو اس نے قریب سے ہی توبہ کی، اور اپنے کفر سے رجوع کر لیا اور باز آگیا، اور اس میں زیادتی نہ کی، بلکہ اس کا کفر کم ہو گیا.

بخلاف اس شخص کے جو موت دیکھنے تك کفر پر مصر رہے " انتہی.

دیکھیں: مجموع الفتاوی (16 / 28 - 29).

اور مرتد کے متعلق اہل علم کا کوئی اختلاف نہیں کہ جب وہ سچی توبہ کر کے اسلام میں واپس آ جائے تو اللہ تعالی اس کی توبہ قبول کر کے اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیتا ہے، چاہے اس نے ارتداد میں تکرار کیا ہو.

یہ تو آخرت میں اللہ تعالی کے ہاں ہے.

لیکن دنیا میں ظاہری احکام کے متعلق یہ ہے کہ بعض اہل علم کہتے ہیں:

جس نے بار بار ارتداد کا ارتکاب کیا تو ہم اسے قتل کرینگے، اور اس کی توبہ نہیں مانیں گے.

تو اس طرح اہل علم کے ہاں ظاہری احکام میں اس کی توبہ قبول کرنے میں اختلاف پایا جاتا ہے، نہ کہ اللہ سبحانہ وتعالی کے ہاں قبولیت میں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اجمالا یہ ہے کہ: آئمہ کرام کے ہاں دنیا کے ظاہری احکام میں اس کی توبہ قبول کرنے میں اختلاف ہے، کہ اسے قبول کرتے ہوئے اسے قتل نہ کیا جائے، اور ان کے متعلق اسلام کے حقوق ثابت کیے جائیں.

لیکن باطن میں اللہ تعالی کے ہاں توبہ کرنے والے کی قبولیت، اور اس کے گناہوں کی بخشش میں کوئی اختلاف نہیں،

جو شخص سچی توبہ کرے اور ظاہری اور باطنی طور پر گناہ سے باز آ جائے تو اللہ قبول کرتا ہے. انتہی.

دیکھیں: مغنی ابن قدامہ (12 / 271) طبع ہجر.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ کہتے ہیں:

" ارتداد میں تکرار، یا کسی زندیق کی توبہ قبول کرنے کے متعلق فقہاء جب اختلاف کرتے ہیں تو وہ صرف ظاہری حکم میں ہے؛ کیونکہ اس کی توبہ سے اسے وثوق نہیں دیا جائیگا.

لیکن جب یہ فرض کیا جائے کہ اس نے باطنی طور پر سچی اور پکی توبہ کر لی ہے تو پھر وہ اللہ تعالی کے درج ذیل فرمان میں داخل ہو گا:

آپ میرے ان بندوں کو کہہ دیں جنہوں نے اپنے اوپر ظلم و زیادتی کی ہے کہ وہ اللہ تعالی کی رحمت سے ناامید مت ہوں، یقینا اللہ تعالی سب گناہ معاف کر دیتا ہے، بلا شبہ وہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے الزمر (53). انتہی.

دیکھیں: مجموع الفتاوی (16 / 30).

اہل علم کے اقوال میں سے صحیح قول کے مطابق یہ ہے کہ بار بار ارتداد کا مرتکب ہونے والے شخص کی توبہ ظاہری احکام میں بھی قبول کی جائیگی، اور اس پر اسلامی احکام لاگو ہونگے، احناف، شافعیہ میں سےجمہور اہل علم اور مالکیہ کے ہاں مشہور یہی ہے، اور امام احمد بن حنبل کا دوسرا قول بھی یہی ہے.

دیکھیں: حاشیۃ تبیین الحقائق (3 / 284) فتح القدیر (6 / 68) الانصاف (10 / 332 - 335) تحفۃ المحتاج (9 / 96) کشاف القناع (6 / 177 - 178) الموسوعۃ الفقھیۃ (14 / 127 - 128).

اور " المبسوط " میں علی اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہم کی طرف قول منسوب ہے کہ:

بار بار ارتداد کا مرتکب ہونے والے شخص کی توبہ قبول نہیں کی جائیگی.

دیکھیں: المسوط (10 / 99 - 100).

اس بنا پر تارك نماز اگر سچی توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول ہو گی چاہے وہ کئی بار ایسا کرے، لیکن بندے کو ڈرنا چاہیے کہ ہو سکتا ہے اسے توبہ سے قبل ہی موت آ جائے، اور اسے توبہ کرنے کا وقت اور توفیق ہی نصیب نہ ہو، اور اللہ تعالی آخرت میں اسے سزا دینے سے قبل دنیا میں ہی سزا دے دے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو اپنی وسیع رحمت سے ڈھانپ کر ہمارے حال پر رحم فرمائے.

والله اعلم .